رسائل و مسائل

رمضان، عید اور رویتِ ہلال کمیٹیاں

مولانا عبدالمالک صاحب شعبہ استفسارات۔ منصورہ لاہور

سوال :۔ ہمارا گاؤں ...... سے تقریباً ۸ میل دور شمال مغرب میں واقع ہے۔ شروع ہی سے ہمارے ہاں یہ معمول چلا آرہا ہے کہ عموماً لوگ سرکاری اعلان سے ایک دن پہلے رمضان المبارک کے روزے شروع کرتے ہیں اور ایک دن پہلے ختم کرکے عید مناتے ہیں۔ یہی حال اس علاقے کے تقریباً تمام دیہات کا ہے۔ رمضان المبارک اور عید کا اعلان ایک مقامی مدرسہ کا مہتمم کرتا ہے۔ جس کا صحیح حال اللہ ہی جانتا ہے، لیکن میرے علم کے مطابق درست نہیں۔ اب صورتِ حال یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ کل روزہ نہیں ہے جبکہ مقامی علماء کی طرف سے اعلان ہوتا ہے کہ روزہ ہے (اور یہ اعلان اکثر اوقات بغیر کسی معتبر شہادت کے ہوتا ہے)۔ اب میں بہت پریشانی میں مبتلا ہوں اور کوئی متعین صورت نہیں پاتا ہوں۔ آپ مہربانی کرکے ایک متعین اور واضح صورت بتا دیں کہ حکومت کے اعلان پر عمل کرکے تمام ملک والوں کے ساتھ روزہ رکھوں اور عید مناؤں یا مقامی علماء کے اعلان پر عمل کرکے مقامی لوگوں کے ساتھ روزہ رکھ لوں اور عید مناؤں۔ یہ بات بھی بتا دینا چاہتا ہوں کہ ان مقامی لوگوں میں ایک قلیل تعداد ان کی بھی ہے جو حکومت کے اعلان پر عمل کرتی ہے۔

اگر آپ مؤخر الذکر راستے پر جانے کی تاکید کرتے ہیں تو اس حال میں پہلے روزے کی فرض کی نیت کروں یا نفل روزے کی۔

اور اگر میں مقامی علماء کے اعلان کے مطابق پہلا روزہ رکھوں اور پھر ڈیوٹی

پر حاضر ہو جاؤں۔ اور کالج میں لوگوں کا روزہ نہیں ہوتا جو کہ عموماً نہیں ہوتا۔ کیونکہ شہر کے لوگ اکثر حکومت کی پیروی کرتے ہیں۔ تو اس حال میں میرے لیے توڑنا مناسب ہوگا یا رکھنا۔

جواب :- اب جب کہ حکومت نے رویتِ ہلال کے لیے ایک مرکزی کمیٹی تشکیل دے دی ہے اور پھر ضلعی سطح پر رویتِ ہلال کمیٹیاں بھی قائم ہیں جن میں قابلِ اعتماد علماء بھی شامل ہیں تو اس بات کا موقع نہیں پیدا ہونا چاہیے کہ حکومت کی طرف سے رمضان شریف کا اعلان نہ ہو اور کوئی مقامی عالم رمضان شریف کا اعلان کر کے روزے رکھوانے شروع کر دے۔ اس کے بجائے حکومت کی رویتِ ہلال کمیٹیوں اور مقامی علماء کا فرض ہے کہ وہ آپس میں رابطہ قائم کریں۔ اگر کسی عالم نے شرعی شہادتوں کی روشنی میں رمضان کے چاند ہو جانے کا فیصلہ کیا ہو اور فیصلہ دینے والا عالم قضاء کا اہل تھا تو وہ اپنے فیصلے کو ضلعی رویتِ ہلال کمیٹی کے سامنے پیش کرے اور ضلعی کمیٹی مرکزی کمیٹی کے سامنے پیش کرے اور ضلعی اور مرکزی کمیٹی کو چاہیے کہ وہ قواعد کو ملحوظ رکھ کر فیصلہ دے۔ پھر ضلعی اور مرکزی کمیٹیوں کی طرف سے اس فیصلے کی تصدیق و تائید ہو جائے تو پورے ملک میں ...... اس کے مطابق عمل ہو جائے گا۔ اور اگر مقامی عالم کا فیصلہ شرعی وجوہ کی بنا پر رد کر دیا جاتا ہے اور اس کی گنجائش موجود ہے، اس لیے کہ وہ باقاعدہ قاضی تو نہیں ہے تو ایسی صورت میں ملک کے کسی حصے کے باشندوں پر اس کا حکم نافذ نہیں ہوگا۔ البتہ وہ شخص یا اشخاص جنہوں نے شہادتیں دی ہوں اور انہیں یقین ہو کہ انہوں نے چاند دیکھا ہے تو وہ روزہ رکھنے کے پابند ہوں گے، لیکن اگر نہ رکھیں تو ان پر کفارہ نہیں ہوگا۔ (کذا فی الہدایہ) لیکن اگر مرکزی کمیٹی بلا وجہ اس طرح کے فیصلے کو نہیں مانتی تو اسے نا اہلیت کی بنا پر توڑ دیا جائے۔

لیکن افسوس ہے کہ ابھی تک رویتِ ہلال کمیٹیوں کو سرکاری کمیٹیاں سمجھ کر ان سے تعاون نہیں کیا جاتا اور یہ کمیٹیاں بھی اپنے فیصلوں میں شرعی ضوابط کو پوری طرح ملحوظ نہ رکھنے کی وجہ سے علماء سے تعاون لینے میں کامیاب نہیں ہو سکیں۔ نتیجہ افراتفری ہے اور ایسی صورت میں اس کے سوا کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ آپ اپنے یقین اور عزم کے مطابق عمل کریں اور علاقے کے لوگوں سے